حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

اُس کا نزول جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکھف:110)

کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے پیشتر اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں خواہ ہم بطور مدد اس جیسے اور (سمندر) لے آئیں۔

عرش پر نور سے لکھا گیا نامِ محمود
میرے محمود نے پایا ہے مقامِ محمود

معزز سامعین! خاکسار کو آج پیشگوئی مصلح موعود کی ایک اہم علامت "اُس کا نزول جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا" پر اظہار خیال کرنا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اِس علامت کو اپنے معرکہ آراء لیکچر بعنوان "الموعود" میں بیان 52 علامات میں سے 28 ویں نمبر پر بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس ترتیب کے ساتھ یہ علامات پیشگوئی میں بیان فرمائیں۔ اُن کے سیاق وسباق کو دیکھ کر بہت سی حکمتیں سامنے آتی ہیں۔ اب اِسی زیر عنوان علامت کو لیں۔ اِس سے پہلے سیاق میں جو علامات بیان ہوئی ہیں وہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کے عکس کے طور پر ہیں جیسے مظہر الاول، مظہر الآخر، مظہر الحق اور مظہر العلا۔ اِن کے بعد 26 ویں علامت میں ذکر ہے کہ وہ "كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ" کا مصداق ہو گا۔ جس کا مطلب ہے گویا آسمان سے اللہ تعالیٰ کی صفات کے حامل انسان کا نزول ہوا ہے۔ آپؓ کے اندر تمام صفات باری تعالیٰ کا حلول ہو چکا تھا اور آپؓ قرآنی حکم صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً اور ارشاد نبوی تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ کی عملی تصویر تھے۔

سامعین! ان صفات کا ذکر کرکے پھر اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی میں ذکر فرمایا کہ اُس کا نزول بہت مبارک ہے۔ اُس کا نزول جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہے۔ اِس امر کا امکان موجود تھا کہ لوگ جلال والی صفات سے ڈر جاتے یا خوف کھاتے اِس لئے ساتھ ہی سباق میں فرمایا۔ وہ صرف جلالِ الٰہی کا ہی ظہور نہیں ہو گا بلکہ اپنے اندر جمال یعنی نرمی، محبت اور شفقت بھی رکھتا ہو گا۔ اِس لئے وہ نور ہو گا۔ وہ خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوع کیا جائے گا اور وہ اپنی روح اُس میں ڈالے گا۔

سامعین! آج تقریر میں مجھے جلالِ الٰہی کے اردگرد ہی رہنا ہے۔ آئیں! سب سے پہلے جلال کے لغوی معنی جانتے ہیں۔ جلال کے معانی ہیں۔ عظمت، بزرگی، شان وشوکت رعب داب، وجاہت۔ اور تیزی و سختی کے معنی بھی بیان ہوئے ہیں۔ جلال، اللہ جلَّ جَلَالُہٗ کی ایک صفت بھی ہے جسے اللہ نے سورۃ الرحمٰن آیت 28 میں ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بعض صفات جمالی ہیں اور بعض جلالی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کو خلفائے راشدہ کے ساتھ مماثلتوں اور مشابہتوں کے ساتھ ملا کر دیکھیں تو ہر دو سلسلوں کے خلفائے اوّل اپنے اندر جمالی صفات زیادہ رکھتے تھے۔ دونوں سلسلوں کے دوسرے خلفاء حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ میں آپس کی مماثلتیں زیادہ تھیں اور جلال کا ظہور نمایاں تھا۔ حضرت عمرؓ کے دور میں اسلام میں نظام مستحکم ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے دَور میں نظام جماعت نے استحکام پکڑا۔ ذیلی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ شوریٰ کا نظام قائم ہوا۔ حضرت عمرؓ نے نظام کے قیام کے لئے بعض سخت فیصلے کئے، بعینہٖ حضرت مصلح موعودؓ نے سخت فیصلوں کے ساتھ نظام جماعت کو راسخ کیا۔

وہ تھا ایک جُہدِ مسلسل کا رسیا
پہاڑوں سے اونچے تھے سب کارنامے
مگر سب سے ارفع یہ تھا کارنامہ
جو محکم کیا تھا مقامِ خلافت

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں خدا تعالیٰ نے ہزارہا کی تعداد میں مبشرات و منذرات اخبار غیبیہ سے قبل از وقت مطلع فرمایا۔ جو دوست اور دشمن کے حق میں پوری ہوئیں۔ وہاں اپنی اولاد کے متعلق بھی بشارات ہیں اور خاص طور پر فرمایا کہ میں تجھے اپنے فضل سے ایک لڑکا عطا کروں گا۔ اُس موعود بیٹے کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلّشانہ وعزّاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا... اس کے ساتھ فضل ہے، جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شُکوہ و عظمت و دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظھر الاول والاخر، مظھر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رَستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نُقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمرًا مَقضِیًّا۔“

(اشتہار 20 فروری 1886ء)

اس پیشگوئی کے مصداق حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ کے وجود میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ چنانچہ آپ کی خلافت میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے دن رات اسلام اور احمدیت کی ترقی ہوئی۔ آپؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں جماعت میں نظام کو قائم فرمایا۔ جماعت کے ہر فرد کی اعلیٰ تربیت کا انتظام فرمایا اور انہیں اعلیٰ اخلاقی معیار پر قائم کرنے کی کوشش فرما کر اپنے فرض وَيُزَكِّيهِمْ کو باحسن وجوہ پورا کیا اور اپنی جماعت کے تمام افراد کو مذہبی و دنیاوی تعلیم کے حصول کی طرف توجہ دلا کر اور قابل امداد لوگوں کو حصول تعلیم کے لئے امداد و وظائف دے کر دینی و دنیاوی تعلیم کے اعلیٰ معیار پر پہنچایا۔ آپؓ نے تعلیم قرآن کو جماعت کے افراد کے لیے لازمی قرار دیا اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری فرما کر يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ کے فرض کو نہایت خوبی سے پورا فرمایا۔ آپؓ نے فریضہ تبلیغ کو اس قدر شاندار طریق سے سرانجام دیا کہ زمین کے کناروں تک تبلیغ احمدیت کو پھیلایا کہ یورپ، امریکہ، افریقہ، چین، جاپان غرضیکہ دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک میں احمدیت کے مراکز قائم ہوئے اور ان ممالک میں پرچمِ اسلام لہرایا۔ اگر ایک طرف امریکہ و انگلینڈ کے گوری نسل کے لوگوں نے آپ کے ذریعہ سے نور ہدایت حاصل کیا تو دوسری طرف افریقہ کے حبشیوں اور جزائر کے باشندوں نے آپؓ کے فیضان سے شمع ہدایت پر پروانہ وار جمع ہو کر خدائے واحد کے دین کی خاطر اپنی طاقتوں سے بڑھ کر قربانیاں کیں۔ شرک و کفر کی زنجیروں میں جکڑے ہوؤں نے آپؓ کی قوت قدسیہ کے زور سے ان پھندوں سے رہائی پائی اور ضلالت و تاریکی سے نکل کر آستانہ الوہیت پر گرے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے مسیح کی پیشگوئی کے الفاظ اپنی پوری شان کے ساتھ پورے ہوتے چلے گئے اور اہل بصیرت کے لئے اس پیشگوئی کے لفظ لفظ میں دلیل ہے اور آئندہ تا قیامت رہے گی۔ مگر افسوس صد افسوس بعض اپنے ہی دوستوں نے اِس پیشگوئی کے عین مطابق ظہور پانے والے فرزند دلبند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو مصلح الموعود نہ مانا اور ایسی واضح علامات کے ہوتے ہوئے انکار کرتے رہے خصوصاً الفاظ كَاَنَّ اللّٰهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ اور جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ دیکھیں کہ کس طرح اور کس شان کے ساتھ آپؓ کے ظہور کے ساتھ خدا تعالیٰ کے جلال کا ظہور ہوتا چلا آیا۔ آپؓ کے بچپن کے زمانہ میں ہی طاعون اور زلازل کے خطرناک عذاب خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مکذبوں پر نازل ہوئے۔ پھر آپؓ کی خلافت کے آغاز میں ہی جنگ عظیم کا شروع ہونا اور دنیا پر ہولناک تباہی کا آنا اور بعد ازاں مختلف اوقات میں خطرناک زلازل سے زمین کا تہ و بالا ہونا یہ سب باتیں بصیرت والی آنکھ اور صاحب عقل و دانش انسان کے لئے عظیم الشان دلائل ہیں۔ پھر اور نہیں تو اُس عالمگیر جنگ کو ہی دیکھیں جو آپؓ کے دور میں عذاب بن کر نازل ہوئی جس کے ذریعہ کس طرح خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا ظہور ہوا۔ کس طرح ملک، ملکوں پر، حکومتیں، حکومتوں کے خلاف اور قومیں، قوموں کے مقابل جنگ میں چڑھائی کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتی رہیں اور اسی تگ و دو میں لکھو کھا جانیں تلف اور بے حساب مال و دولت کا ضیاع ہوا۔ کس طرح خدا تعالیٰ شرک و کفر کو روئے زمین سے مٹانے کے لئے اور اپنے نام اور اپنی توحید کو غالب کرنے کے لئے سامان مہیا فرماتا رہا۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ خود نازل ہو کر ان مشرکوں اور کافروں کو گردنوں سے پکڑ کر ایک دُوسرے سے جنگ کرتا رہا تا اس طرح سے شرک کا استیصال ہو۔ نیز تمام قومیں جو اپنی طاقت کے بل بوتے پر خُدا کو چھوڑ چکی تھیں۔ انہیں اس جنگ کے عذاب میں جھونکے تا خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو اور لوگ توحید کی طرف مائل ہوں۔

معزز سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 20 فروری 2015ء کے خطبہ جمعہ میں اس صفت کے حوالہ سے فرمایا:

"پھر لکھا تھا وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ اس کے متعلق بھی رؤیا میں وضاحت پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ رؤیا میں میری زبان پر تصرّف کیا گیا اور میری زبان سے خدا تعالیٰ نے بولنا شروع کر دیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے میری زبان سے کلام فرمایا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور آپ نے میری زبان سے بولنا شروع کر دیا۔ یہ جلال الٰہی کا ایک عجیب ظہور تھا جس کا پیشگوئی میں بھی ذکر پایا جاتا تھا۔ پس یہ بھی ان دونوں میں ایک مشابہت پائی جاتی ہے۔"

پھر اِسی خطبہ میں آگے چل کر فرمایا:

"جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا"۔ فرماتے ہیں کہ "پانچویں خبر یہ دی گئی تھی کہ اس کا نزول جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ یہ خبر بھی میرے زمانے میں پوری ہوئی۔ چنانچہ میرے خلافت پر متمکن ہوتے ہی پہلی جنگ ہوئی اور اب دوسری جنگ شروع ہے جس سے جلال الٰہی کا دنیا میں ظہور ہو رہا ہے۔ شاید کوئی شخص کہہ دے کہ اس وقت لاکھوں کروڑوں لوگ زندہ ہیں اگر ان لڑائیوں کو تم اپنی صداقت میں پیش کر سکتے ہو تو اس طرح ہر زندہ شخص ان کو اپنی تائید میں پیش کر سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ یہ جنگیں میری صداقت کی علامت ہیں۔ اس کے متعلق میرا جواب یہ ہے کہ اگر ان لاکھوں کروڑوں لوگوں کو جو اس وقت زندہ ہیں ان جنگوں کی خبریں دی گئی ہیں تو پھر یہ زندہ شخص کی علامت بن سکتی ہے۔ اور اگر اُن کو اِن لڑائیوں کی خبریں نہیں دی گئیں تو پھر جس کو ان جنگوں کی تفصیل بتائی گئی ہے اس کے متعلق جلال الٰہی کا یہ ظہور کہا جائے گا۔" (ماخوذ از الموعود۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 627)"

ذوالجلال خدا اِس علامت کے تحت ہمارے دشمنوں اور معاندوں پر اپنا جلال ظاہر کر کے اسلام احمدیت کی صداقت اُن پر عیاں کرے۔ آمین

تُو نے اے فضلِ عمر ہم کو دیا درسِ حیات
سیفِ حق تیری زباں تیرا قلم شاخِ نبات
جوئے کوثر ہر سخن، سلک دُرّ ہر ایک بات
تھی سراپا تیری ہمتی پیکر عزم و ثبات

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود۔ جرمنی)